شاہ بلیغ الدین

عمرِ ثانی

اللہ کے بندے عمر بن عبد العزیز کی طرف سے سپہ سالار منصور بن غالب کے نام ـــ!

موی خاندان کے سربراہوں میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ بہت بڑے حکمران سمجھے جاتے ہیں۔ یہ ان فرمان ہے جو اُنہوں نے اپنے ایک سپہ سالار منصور بن غالب کے نام لکھا ہے۔ یہ فرمان لگ بھگ سنہ ۱ھ کا ہے۔ مسلمان حکمرانوں میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا نام بڑے احترام سے لیا جاتا ہے اُنہوں نے خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان حضرت علیؓ حضرت حسنؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی پیروی کرنے کی کوشش کی اور زمانے کو عدل و انصاف کی نعمتوں سے مالا مال کر دیا۔ اپنے سپہ سالار منصور بن غالب کے نام اپنے فرمان میں اور باتوں کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ ـــ کسی انسان کی دشمنی سے اتنا نہ ڈرو جتنا کہ ڈر تمہیں خود اپنے گناہوں سے ہو! قوّت و طاقت، شان و شوکت کی اتنی نگہبانی نہ کرو جتنی نگرانی تم کو اپنے گناہوں کی کرنی چاہیئے۔ یہ بات خوب اچھی طرح سے یاد رکھو کہ ـــ اللہ تعالیٰ کی جانب سے تم پر فرشتے مقرر ہیں جو تمہارے اعمال لکھ رہے ہیں۔

فرشتوں سے مراد وہ دو لکھنے والے فرشتے ہیں جن میں سے ایک انسان کی نیکیاں اور دوسرا انسان کی برائیاں لکھتا ہے۔ چونکہ وہ فرشتے عزّت و اکرام والے ہیں اس لئے اب ان کا نام ہی کراماً کاتبین پڑ گیا ہے ورنہ یہ ان کے نام نہیں ہیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ اپنے سپہ سالار کو یاد دلاتے ہیں کہ ـــ یہ فرشتے سفر و حضر میں تم جو کچھ کرتے ہو اسے جانتے ہیں! ان سے شرم کرو اور انکی نیک صحبت کا حق ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں نہ کرو کہ اس سے ان فرشتوں کو دُکھ پہنچتا ہے۔ تم جہاد پر نکلے ہو اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے راستے پر نکلے ہو۔ اس لئے یہ کبھی نہ کہو کہ ہمارے دشمن ہم سے بدتر ہیں یہ بات تو بھول کر بھی زبان سے نہ نکالنا کہ خواہ

ہم کتنے ہی گنہ گار کیوں نہ ہوں۔ ہمارے دشمن ہم پر حاوی نہیں ہو سکتے۔ یہ بڑا بول ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچائے۔

ایک زمانے میں یہودی دنیا بھر سے کہتے پھرتے تھے کہ وہ اللہ کی محبوب قوم ہیں، کوئی ان پر غالب نہیں آ سکتا اور کوئی نبی ان کے سوا کسی اور قوم میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے انکی تمام شیخیاں کرکری کر دیں۔ قرآن بتاتا ہے کہ بہت سی قوموں کے گناہوں کی بدولت ان سے بدتر لوگوں کو ان پر مسلط کیا جا چکا ہے۔

مشرقی پاکستان جب ہم سے ٹوٹا ہے اس وقت کے حالات ذہن میں لائیے۔ اگر گناہگاروں اور پانچوں شرعی عیوب کے ماروں کے ہاتھ میں مجاہدوں کی کمان نہ ہوتی تو نوّے ہزار اللہ کے سپاہیوں سے کوئی ہتھیار ڈلوا سکتا تھا؟ —— ناممکن! اسی لئے حضرت عمر بن عبدالعزیز اپنے سپہ سالار سے فرماتے ہیں کہ —— اپنے نفس کے شر سے پناہ مانگو! اقتدار کے نشے سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی سے دُعائیں مانگتے رہو! بالکل اسی طرح جس طرح فتح کے لئے اس سے دُعا مانگتے ہو۔ میں اس بات کی اپنے اور تمہارے لئے دُعا کرتا ہوں۔

اسلام نے قیادت کی بڑی ذمہ داریاں رکھی ہیں۔ جو جتنے اختیارات کا مالک ہو گا، اتنی ہی سخت اُس کی پرسش ہو گی۔

تاریخ نے بتایا کہ عمر بن عبدالعزیز نفس کی بُرائیوں سے بہت ڈرتے تھے نہ اُنہیں اقتدار کی ہوس تھی نہ کوئی کام وہ قرآن و سنت کے خلاف کرتے تھے۔ اُنہیں اپنی عاقبت نہیں، مسلمانوں کی عاقبت اور دین کی حفاظت مطلوب تھی۔ اس معاملے میں انہیں سخت آزمائش سے گزرنا پڑا، عوام جتنا اُن کو چاہتے تھے اُن کے عزیز اور رشتہ دار اتنا ہی اُن سے گلہ کرتے تھے۔ وجہ صرف یہ تھی کہ نہ وہ خود انصاف کے راستے سے ہٹتے تھے نہ کسی کو انصاف کا راستہ روکنے کی اجازت دیتے تھے —— وہ ۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔ رجب ۱۰۱ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ چالیس سال عمر پائی۔ اس میں مدینے کی گورنری کو چھوڑ کر ڈھائی سال اسلامی مملکت کے امیر رہے۔ لیکن اس چھوٹی سی مدت میں اُنہوں نے ایسے کام کئے کہ سبھی مؤرخین انہیں —— عمر ثانی —— کہتے ہیں۔